1 زری پالیسی کی اثر انگیزی میں اضافہ

1.1 مالی سال 18ء میں زری پالیسی

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کا اجلاس سال کے دوران ہر دو ماہ بعد باقاعدگی سے منعقد کیا گیا تاکہ مجموعی معاشی حالات اور ان کی پیش گوئیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کے پالیسی موقف پر غور وخوض کیا جاسکے۔ تجرباتی کے ساتھ ساتھ تکنیکی تجزیوں کے ذریعے متضاد مقاصد میں ترجیحات کا بغور جائزہ لیا گیا اور مستقبل بین فیصلہ سازی کو مزید اہمیت حاصل ہوئی۔

زری استحکام کے حصول کے وسیع تر مینڈیٹ کے مطابق زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں سازگار زری پالیسی اختیار کی اور پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔ اس پالیسی کو زیادہ تقویت سازگار معاشی صورت حال، خاص طور پر ہدف سے کم مہنگائی سے حاصل ہوئی، اگرچہ بیرونی شعبے کا کچھ دباؤ موجود تھا۔

تاہم، مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی میں زری پالیسی کمیٹی نے ابھرتی ہوئی معاشی صورت حال کی نگرانی کی اور پالیسی ریٹ میں فعال انداز میں ردوبدل کیا گیا۔ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے، کرنسی کی قدر میں کمی کے ساتھ متعدد مرکزی بینکوں کی جانب سے شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح سود کے تفرق پر اثرات جیسے بیرونی شعبے کو متاثر کرنے والے عوامل کے ساتھ ساتھ طلب کا دباؤ بڑھنے کے نتیجے میں معیشت کی پیداواری گنجائش میں بلند اضافے کے باعث وسط تا طویل مدت میں معاشی نمو اور استحکام یقینی بنانے کے لیے زری پالیسی کو سخت کرنے کی ضرورت میں اضافہ ہوگیا تھا۔ اس کے نتیجے میں زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 18ء کے آخر تک بحیثیت مجموعی پالیسی ریٹ میں 75 بی پی ایس اضافہ کیا اور یہ بڑھ کر 6.50 فیصد تک پہنچ گیا۔

شرح سود کوریڈور میں بین البینک بہ وزن اوسط شبینہ ریپو ریٹ تغیرپذیری کی سطح کم رہی۔ اس کے علاوہ، مالی سال 18ء کی دوسری ششماہی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے حالات میں پالیسی ریٹ میں ہونے والی تبدیلیوں کو فوری طور پر بازار کی شرح ہائے سود کو منتقل کیا گیا۔ تاہم گذشتہ چند برسوں میں کم شرح سود اور معین سرمایہ کاریوں کی عرصیت مکمل ہونے کی وجہ سے پیداواری گنجائش میں توسیع کے پس منظر میں مالی سال 18ء کے دوران بینکوں کی جانب سے نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں نمو کی رفتار برقرار رہی۔ مالی سال 18ء میں قرضوں کا استعمال (775 ارب روپے) گذشتہ برس کی سطح (748 ارب روپے) سے تجاوز کرگیا، جو ایک تاریخی سطح تھی۔

زری پالیسی ابلاغ کی اثر انگیزی اور ساکھ کی پیمائش کے لیے زری پالیسی موقف اور کمیٹی کے اجلاس کی روداد کے بارے میں بازار کے ردعمل کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ٹیکسٹ مائننگ طرز فکر پر تحقیق کی جارہی ہے۔

زری پالیسی کمیٹی کے اراکین نے بازار کے شرکا پر اپنے مباحثوں اور فیصلوں کے براہ راست اثرات کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے طریقہ کار میں بہتری کو سراہا ہے۔ بینک دولت پاکستان کا اسٹاف انہیں مستقبل بین توسیع شدہ کوریج کے ساتھ متعلقہ منظر ناموں کو مدنظر رکھتے ہوئے حالیہ معاشی صورت حال سے آگاہ کرتا ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کو اب تک زری پالیسی کے فیصلے اور غور وخوض سے قبل سات جامع پریزینٹیشن دی جاچکی ہیں۔ پریزینٹیشن میں شامل موضوعات میں حقیقی شعبہ، مہنگائی،

عالمی حالات، ادائیگیوں کا توازن، زری مجموعے، نجی شعبے کے قرضے، مالیاتی شعبے کے اظہاریے اور اعداد و شمار، ڈی ایس جی ای قسم کے ایف پی اے ایس ماڈل کے نتائج، صارفین اور کاروباری اعتماد کے سرویز اور بازار زر کا تجزیہ شامل ہیں۔

1.1.1 پیش گوئی کی تکنیکوں میں بہتری

پیش گوئی کے شعبے میں مہنگائی کے امکانات کے معیار کو مختلف دھچکوں کے مقابلے میں مہنگائی کی حساسیت کا تجزیہ شامل کر کے مزید بہتر بنایا گیا۔ ان دھچکوں میں تیل کی عالمی قیمتیں، بینکاری نظام سے حکومتی قرضے، شرح مبادلہ اور دیگر شامل تھے۔ شہر کی سطح پر مکان کے کرایوں جیسے اہم اجزا پر مہنگائی کے اعداد و شمار سے تجزیے کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔ جہاں تک پیش گوئی کی مشقوں کا تعلق ہے شعبہ زری پالیسی نے اسٹیٹ بینک کے شعبوں سے بالعموم اور زری پالیسی اور تحقیق گروپ (ایم پی آر جی) سے بالخصوص اشتراک کو مزید بہتر بنایا ہے۔ انہی کوششوں کے سلسلے میں شعبہ زری پالیسی ایم پی آر جی کے پیش گوئی گروپ میں تیل کی قیمت پر بحث کی قیادت کرتا ہے۔

اسی طرح، بیرونی تجارت کے امکانات کو بھی جاری اور مستقبل کے رجحانات پر اثرانداز ہونے والے اندرونی و بیرونی عوامل دونوں پر جامع پریزینٹیشن کو شامل کر کے انہیں مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اس تناظر میں امکانات کی اثرانگیزی بڑھانے کے لیے فرم کی سطح کے تجزیے کو شامل کیا گیا۔ بڑھتی ہوئی ضرر پذیری کی موجودگی میں مساواتی شرح مبادلہ کی ماڈل پر مبنی وسط مدتی جانچ کی بھی پالیسی دھچکوں کے مختلف منظرنامے استعمال کرتے ہوئے تازہ کاری کی گئی۔

نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی کے حوالے سے پیش گوئی کی صلاحیتوں میں بہتری لانے کے لیے فریکوینسی ڈومین میتھڈ (مختلف حد کا تجزیہ) پر مبنی ایک ماڈل تیار کیا گیا۔ شرح مبادلہ اور قرض گاری کی شرحوں میں ہونے والے تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے دھچکوں پر مبنی منظرنامے کا تجزیہ کیا گیا تاکہ جانچ کے طریقہ کار کو بہتر بنایا جاسکے۔ اسی سلسلے میں مختلف ماڈلز پر مبنی بازار زر کی سیالیت کی پوزیشن کا آغاز بھی کیا گیا۔

1.1.2 مہنگائی کو ہدف بنانے کا لچکدار طریقہ اختیار کرنا

مستحکم قیمت پر مبنی پائیدار معاشی نمو کا مقصد حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک 2020ء تک مہنگائی کو ہدف بنانے کا لچکدار فریم ورک اختیار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس ضمن میں جون 2018ء میں اہم سفارشات پر مشتمل نقشۂ راہ کے مسودے کی دستاویز تیار کی گئی۔ بہترین عالمی روایات اور تجرباتی تجزیوں کی روشنی میں مہنگائی کو ہدف بنانے کا لچکدار طریقہ اختیار کرنے سے متعلق مسائل کو مذکورہ دستاویز میں اجاگر کیا گیا۔ جن مسائل کو حل کیا گیا وہ درج ذیل ہیں:

- مہنگائی کو ہدف بنانے کا لچکدار طریقہ اختیار کرنے کی سمت پیش رفت کے لیے ادارہ جاتی فریم ورک کے لحاظ سے اسٹیٹ بینک کی تیاری کی جانچ
- بطور نامیہ اینکر مہنگائی کا متعلقہ پیمانہ
- مہنگائی کی وسط مدتی شدت حد کا تخمینہ لگانا
- شفافیت اور ابلاغ
- پاکستان میں زری پالیسی کی ترسیل میں حائل اہم رکاوٹیں (i) مالیاتی ترجیحات (ii) بیرونی شعبے کے مسائل، اور (iii) اسلامی بینکاری۔

تزویراتی محاذ پر شعبہ زری پالیسی، منصوبہ بندی کمیشن پاکستان کے ساتھ رابطے میں ہے تاکہ حکومت کو مہنگائی کو ہدف بنانے کا لچکدار طریقہ اختیار کرنے کے حوالے سے اپنے تزویراتی مقصد سے آگاہ کرسکے۔ اس مشاورت کا مقصد حکومتی فریقوں کو مہنگائی کو ہدف بنانے کے لچکدار طریقے کے تصورات کی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ پائیدار معاشی نمو سے ہم آہنگ وسط مدتی قومی مہنگائی کے ہدف کے متعلق مشترکہ فیصلہ سازی کے حوالے سے تحریک پیدا کرنا ہے۔

1.2 زر اور قرضہ منڈی

مالی سال 18ء کے دوران اس ضمن میں درج ذیل اقدامات کیے گئے۔

1.2.1 رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز

مئی 2018ء میں اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کے مالیاتی ایجنٹ کے طور پر رواں شرح کوپن پر پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز متعارف کرائے تاکہ سرکاری قرضوں کی عرصیت کے خاکے کو بڑھایا جائے اور مارکیٹ میں دستیاب قابلِ تجارت حکومتی تمسکات کو تقویت دی جاسکے۔ توقع ہے کہ رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز سے بازار کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ طویل المیعاد بانڈز میں سرمایہ کاری کریں اور حکومت بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں طویل مدتی قرضے جمع کرنے کے قابل ہوسکے (ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 09 بتاریخ 07 مئی 2018ء)۔

1.2.2 چین کے ساتھ سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری کے لیے چینی یو آن کرنسی کو فروغ دینا

چینی یو آن میں تجارتی ذرائع کو مزید تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2018ء میں بینک آف چائنا پاکستان کو اجازت دی کہ وہ پاکستان میں چینی یو آن کا تصفیہ اور کلیئرنگ کے لیے ایک مقامی سیٹ اپ قائم کرے۔ اسی طرح، انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا لمیٹڈ (آئی سی بی سی) پاکستان کو بھی اسٹیٹ بینک نے 2015ء سے ایسی ہی خدمات فراہم کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ توقع ہے کہ تصفیے اور کلیئرنگ کے اس طریقہ کار سے چینی یو آن میں لین دین کے حوالے سے مقامی بینکاری کی لاگت کم ہوگی اور کارکردگی میں بہتری آئے گی، بازار میں سیالیت بڑھے گی اور چینی یو آن میں چین اور پاکستان کے درمیان بڑھتی ہوئی تجارت اور سرمایہ کاری کے لین دین کے تصفیے میں سہولت ملے گی۔

مشترکہ طور پر آئی سی بی سی بیجنگ اور اسٹینڈرڈ چارٹرڈ شنگھائی میں دو نئے نوسٹرو کھاتے کھولے گئے تھے۔ اسٹیٹ بینک نے تاریخ میں پہلی مرتبہ چین کے آن شور بین البینک بازار مبادلہ میں آئی سی بی سی کو اپنا زرمبادلہ کی تجارت کا ایجنٹ مقرر کیا۔

اسٹیٹ بینک نے مقامی بینکوں اور فنانشل مارکیٹس ایسوسی ایشن آف پاکستان (ایف ایم اے پی) کے تعاون سے چین کے ساتھ سرحد پار تجارت اور سرمایہ کاری میں چینی کرنسی یو آن کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے کاروباری برادری اور سرمایہ کاروں کے متعدد آگاہی سیشنز منعقد کیے۔

1.2.3 حکومتی تمسکات کی نیلامی پر ماسٹر سرکلر

حکومت پاکستان کے مالیاتی ایجنٹ کے طور پر اسٹیٹ بینک مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) اور پی آئی بیز سمیت بازار میں قابلِ فروخت حکومتی تمسکات کی نیلامیوں کا انعقاد کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مارچ 2018ء میں حکومتی تمسکات کی نیلامی پر ایک ماسٹر سرکلر جاری کیا، جس کا مقصد حکومتی تمسکات کے بازار کی پالیسیوں کو ہم آہنگ بنانا، بازار کے حالیہ تحرکات کی روشنی میں انہیں نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا اور حکومتی تمسکات کی نیلامی سے متعلق پہلے جاری ہونے والے تمام ضوابط کو یکجا کرنا تھا۔

متعارف کرائی جانے والی پالیسی اور ضوابطی تبدیلیوں سے توقع ہے کہ حکومتی تمسکات کے سرمایہ کاروں کی اساس کو متنوع بناتے ہوئے اسے بینکوں سے غیر بینک اداروں کی جانب منتقل کرنے میں مدد ملے گی اور نیلامیوں کے تصفیوں کی آپریشنل کارکردگی میں بہتری آئے گی (ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 06 بتاریخ 15 مارچ 2018ء)۔

1.2.4 انتظام سیالیت کے آلات پر ماسٹر سرکلرز

اسٹیٹ بینک اپنی زری پالیسی کے نفاذ کے لیے بازار زر کے سودے (او ایم او) انجام دیتا ہے، مطلوبہ نقدِ محفوظ اور لازمی شرح سیالیت پر عملدرآمد کراتا ہے۔ آپریشنل کارکردگی اور انتظام خطر میں بہتری لانے، بازار میں ہونے والی پیش رفت کے مطابق بازار کی پالیسیوں اور ضوابط کو تقویت دینے اور اس موضوع پر جاری کی گئی گذشتہ تمام ہدایات کو یکجا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال18ء میں بازار زر کے سودوں، مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت پر ماسٹر سرکلرز جاری کیے۔ اس ضمن میں متعارف کرائی جانے والی پالیسی اور ضوابطی تبدیلیوں کا مقصد بازار زر کے سودوں کے انعقاد اور تصفیے میں آپریشنل کارکردگی، بازار زر کی پالیسیوں اور ضوابط کو تقویت دینا اور ان پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنانا ہے (ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 12 بتاریخ 03 جولائی 2017ء اور ڈی ایم ایم ڈی سرکلر نمبر 04 اور 05 بتاریخ 08 مارچ 2018ء)۔

1.3 زرمبادلہ کے ذخائر کا انتظام

مالی سال18ء کی پہلی ششماہی کی اہم خصوصیت امریکہ، یوروزون اور چین کے مستحکم تا بہتر ہوتے معاشی اعدادوشمار سے پیدا ہونے والے مثبت احساسات تھے تاہم سال کی بقیہ مدت میں امریکہ اور چین کی جانب سے ایک دوسرے پر درآمدی ٹیرف کے نفاذ کے باعث مارکیٹ کی تغیر پذیری میں خاصا اضافہ اور بریگزٹ سے متعلق رعایتوں پر برطانیہ اور یورپ کے درمیان اختلافات دیکھنے میں آئے۔ مالی سال18ء کے دوران مارکیٹ کے لیے سازگار عوامل میں امریکہ کی معاشی نمو کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا، جو آخر دسمبر 2017ء میں اعلان کردہ کارپوریٹ ٹیکسوں میں خاصی کٹوتی سے پہنچنے والے فائدے کی بدولت آخر جون 2018ء کی سہ ماہی میں بڑھ کر 4.1 فیصد تک پہنچ گئی۔ امریکہ کی معاشی مبادیات میں اس سال نمایاں بہتری دیکھی گئی جبکہ یوروزون کے اعدادوشمار بھی کافی مستحکم ہو چکے ہیں اور اس کی جی ڈی پی میں سہ ماہی بنیادوں پر تقریباً 0.70 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس یہ 0.40 تا 0.50 فیصد کی حد میں رہی تھی۔ مزید برآں، پست معاشی کی توقعات کے برعکس چین کی معیشت سالانہ بنیاددوں پر 6.7 فیصد شرحِ نمو کے حصول میں کامیاب رہی۔ مذکورہ اعدادوشمار سے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں عالمی مالی منڈیوں کی صورتحال اطمینان بخش رہی لیکن امریکہ کی جانب سے چین پر درآمدی ٹیرف عائد کرنے کے فیصلے نے چین کو ترغیب دی کہ وہ اس کے جواب میں امریکی درآمدات پر ٹیرف عائد کردے۔ دنیا کی سب سے بڑی معیشتوں کے تجارتی مسئلوں میں الجھنے کی وجہ سے کرنسی کی منڈیاں بلند اتار چڑھاؤ کے ناگزیر مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔ جی سیون ممالک میں کرنسی کی تغیر پذیری کے لیے جے پی مورگن انڈیکس جولائی 2017ء میں تقریباً 7.6 فیصد کے اردگرد تھا جو فروری 2018ء میں 9.1 فیصد کی بلند سطح تک پہنچ گیا۔ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتے ہوئے تجارتی اختلافات نے خاص طور پر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کو نقصان پہنچایا ہے، جس کی عکاسی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں میں تغیر پذیری کے متعلق جے پی مورگن انڈیکس سے ہوتی ہے جو اگست 2017ء کی پست 7.1 فیصد سطح سے بڑھ کر جون 2018ء میں 10.1 فیصد تک پہنچ گیا۔

حفاظت، سیالیت اور منافع کے مجموعی اصولوں کے مطابق اور سال کے دوران ہونے والی پیش رفتوں کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے قلیل مدتی امریکی ٹریژریز میں اپنے فنڈز کے اختصاص میں اضافہ کردیا جو یافتوں میں بہتری کی وجہ سے فائدہ مند ثابت ہوا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی سرمایہ کاری کو متنوع بنانے کی پالیسی جاری رکھتے ہوئے بلند یافت کے حامل تمسکات کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کے خطرے میں کوئی اضافہ کیے بغیر اسلامی صکوک میں سرمایہ کاری جاری رکھی۔

اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء کے مطابق ملک میں زرمبادلہ کے نظام کی کارکردگی اور اثرانگیزی بڑھانے کے لیے مالی سال 18ء کے دوران درج ذیل اقدامات کیے گئے ہیں (باکس 1.1)۔

باکس 1.1: مالی سال 18ء میں زرمبادلہ کے نظام کی کارکردگی اور اثر انگیزی بڑھانے کے اقدامات

- فارن ایکس چینج مینوئل 2018ء جاری کیا گیا ہے جس میں 22 جون 2018ء تک جاری ہونے والے متعلقہ نوٹیفکیشنز، ایف ای سرکلرز اور سرکلر لیٹرز کو شامل کیا گیا ہے اور یہ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ اس اقدام سے اسٹیک ہولڈرز کو سہولت ملے گی کیونکہ اب زرمبادلہ سے متعلق تمام ہدایات ایک واحد دستاویز میں یکجا کر دی گئی ہیں۔
- مبادلہ کمپنیوں کا تازہ ترین کتابچہ برائے 2017ء جاری کیا گیا ہے جس میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے 31 دسمبر 2017ء تک ایف ای سرکلرز اور سرکلر لیٹرز کے ذریعے مبادلہ کمپنیوں اور 'ب' زمرے کی مبادلہ کمپنیوں سے متعلق جاری کی گئی ہدایات کو شامل کیا گیا ہے۔
- الیکٹرانک امپورٹ فارم ماڈیول کے کامیاب نفاذ کے بعد اوپن اکاؤنٹ بنیادوں پر درآمد کی گئی اشیا کی ادائیگی کے لیے شپنگ کی اصل دستاویزات جمع کرنے کی شرط ختم کرکے اوپن اکاؤنٹ بنیادوں پر درآمد کی گئی اشیا کی ادائیگی کے لیے ایک متبادل طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ وی بوک (WeBOC) میں الیکٹرانک فارم ای ماڈیول کے کامیاب نفاذ کے بعد برآمد کنندگان کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ لیٹر آف کریڈٹ یا پیشگی ادائیگی کے علاوہ آخری منزل پر مال وصول کرنے والوں یا ان کے ایجنٹوں کو بحری ترسیلات کی دستاویزات براہ راست بھیج دیں۔
- سافٹ ویئر برآمد کنندگان کو سہولت دینے کے لیے سافٹ ویئر ہاؤسز / کمپنیوں کی ایس بی پی ایس سی کے شعبہ زرمبادلہ آپریشنز کے متعلقہ ایریا آفس میں رجسٹریشن کی شرط کو ختم کردیا گیا ہے۔ اب مجاز ڈیلروں (بینکوں) کے لیے ضروری ہے کہ وہ سافٹ ویئر کی برآمدات کے لین دین کو خود آزادانہ طور پر نمٹائیں۔
- الیکٹرانک ادائیگی کے زیادہ مؤثر نظام کے ذریعے ادائیگی کے طریقہ کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی فیس بینکوں کے ذریعے آر ٹی جی ایس کلیئرنگ کھاتوں میں جمع کرائیں۔
- مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کو سہولت دینے اور ڈیٹا کی رپورٹنگ کا اعتبار بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے رپورٹنگ کا ایک مربوط نظام نافذ کیا ہے جس سے مبادلہ کمپنیاں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیاں ویب پر مبنی آن لائن نظام کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو اپنے لین دین کا ڈیٹا جمع کرا سکتی ہیں۔
- انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کے لیے اب ضروری ہے کہ شناختی دستاویزات کی نقول حاصل کریں اور اسے اپنے پاس رکھیں۔ 500 امریکی ڈالر کے مساوی یا اس سے زیادہ تمام بیرونی کرنسیوں کی خرید و فروخت کے لیے ضروری دستاویزات میں کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ / سمندر پار پاکستانیوں کے لیے قومی شناختی کارڈ / پاکستان اوریجن کارڈ / کارآمد ویزے کا حامل پاسپورٹ یا پاکستان میں ایک غیر ملکی شخص کے قانونی قیام کا کوئی اور ثبوت شامل ہیں۔
- انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے چوتھے شیڈول کے تحت مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں ممنوعہ افراد پر پابندیوں کے نظام کو نافذ کیا گیا۔
- مبادلہ کمپنیوں اور زمرہ 'ب' کی مبادلہ کمپنیوں کے سینئر سطح کے ملازمین کے لیے پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے موضوع پر تفصیلی تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے۔
- غیر قانونی زرمبادلہ آپریٹروں کی لعنت کے خاتمے کے لیے وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کے ساتھ اشتراک بڑھایا گیا اور خاص طور پر غیر قانونی زرمبادلہ آپریٹروں کے خلاف اعلیٰ سطح کی خصوصی مہمات میں تعاون کیا گیا۔

1.4 ملکی ترسیلات زر

مالی سال 18ء کے دوران ملکی ترسیلات زر میں 1.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال میں 2.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس رجحان کی بنیاد پر مالی سال 18ء کے آغاز میں ملکی ترسیلات زر میں کمی متوقع تھی تاہم یہ معتدل اضافہ حوصلہ افزا ہے۔ خلیج تعاون کونسل کے بیشتر ممالک میں افرادی قوت اور مالیاتی اصلاحات، کچھ بڑے مقامی بینکوں کی جانب سے خطرے میں کمی کے اقدامات اور ضروری مستعدی میں سختی سمیت شدید نوعیت کی اندرونی و بیرونی مشکلات کے باوجود ملکی ترسیلات میں اضافے کو درج ذیل عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے:

- کچھ اہم راہداریوں میں ضابطہ کاروں کے ساتھ تعاون میں اضافے، موبائل والٹ اسکیم وغیرہ کے ذریعے ترسیلات زر کو فروغ دینے کے لیے آگاہی کی جارحانہ مہمات سمیت بعض اقدامات کے آغاز اور نفاذ میں اسٹیٹ بینک کی حمایت حاصل رہی۔
- دسمبر 2017ء میں متحدہ عرب امارات میں پہلی پاکستان ترسیلات زر سربراہ کانفرنس کا انعقاد۔
- برطانوی پونڈ اور یورو کی قدر میں تقریباً 4 فیصد اضافہ۔

- یورپی یونین تک رسائی میں اضافہ کیونکہ برطانیہ میں قائم رقم منتقل کرنے والی بیشتر کمپنیوں نے مؤثر بہ لاگت ہونے کی وجہ سے برطانیہ کے لائسنس کو استعمال کرتے ہوئے یورپی یونین میں اپنے نیٹ ورکس قائم کیے ہیں۔

باکس 1.2: ملکی ترسیلات زر بڑھانے کے لیے اقدامات

بلا دفتر بینکاری / ایم والٹ اسکیم کے ذریعے ملکی ترسیلات زر کا فروغ: ملکی ترسیلات زر کی فوری اور مؤثر بہ لاگت آمد و رفت میں سہولت دینے کے لیے دسمبر 2017ء میں 'ایم والٹ اسکیم کے ذریعے ملکی ترسیلات زر کا فروغ' متعارف کرائی گئی۔ اسکیم کے تحت بلا دفتر بینکاری ملکی ترسیلات زر کھاتہ (BB-HRA) اسکیم شروع کی گئی جس کے تحت ترسیلات وصول کرنے والے افراد کو بھیجے گئے ہر امریکی ڈالر پر ایک روپے کا ایئر ٹائم دیا جائے گا۔

اندرون ملک اور بیرون ملک رسائی میں اضافہ: مالی سال 18ء کے دوران اپنی جاری کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) نے کامیابی کے ساتھ اندرون ملک اور بیرون ملک رسائی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران ملکی مالی اداروں نے بیرونی بینکوں / رقوم کی منتقلیوں میں مزید اضافہ کرتے ہوئے 100 سے زائد نئے ایجنسی انتظامات کیے۔ ملکی سطح پر ایک غیر جدولی بینک قراقرم کے نیٹ ورک کو ترسیلاتِ زر کی ادائیگی کے نیٹ ورک میں ایک مقامی جدولی بینک کے ساتھ سمجھوتے کے ذریعے شامل کیا گیا ہے۔

مارکیٹنگ / آگاہی کی مہمات: مالی سال 18ء کی ایک اہم خصوصیت بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک / پی آر آئی کی رہنمائی میں اندرون ملک اور بیرون ملک مارکیٹنگ اور آگاہی کی جارحانہ مہمات تھیں۔ اس ضمن میں کیے گئے مارکیٹنگ کے بعض اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

- ایک بڑے کمرشل بینک نے مقامی میڈیا ہاؤس کے اشتراک سے پاکستان کے 15 شہروں میں روڈ شوز کا اہتمام کیا۔ اس مہم کا اہم مقصد باضابطہ ذرائع سے رقوم بھیجنے اور ہنڈی / حوالہ کے خطرات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا تھا۔
- وزارت خارجہ کے تعاون سے خلیج تعاون کونسل کے علاقے میں باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر بھیجنے کے متعلق خطے میں مقیم پاکستانیوں میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے بیشتر پاکستانی مشنز کی خدمات حاصل کی گئیں۔ خصوصاً، پاکستانی مشنز میں ایک دستاویزی ڈرامہ بھی دکھایا گیا۔
- مالی سال 18ء کے دوران مارکیٹنگ کی بیشتر مہمات سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عمان، قطر اور برطانیہ میں مقامی مالی اداروں کی جانب سے بیرون ملک منسلک اداروں کے اشتراک سے چلائی گئیں۔ اسٹیٹ بینک / پی آر آئی نے بھی ان میں سے کچھ سرگرمیوں میں شرکت کی۔

روانگی سے قبل بریفنگ: پی آر آئی بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ اور بینکوں کے اشتراک سے پروٹیکٹوریٹ آف امیگرینٹ آفسز میں مالی تربیت کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پاکستان بھر میں قائم پروٹیکٹوریٹ کے سات دفاتر متوقع امیگرینٹ کارکنوں میں باضابطہ ذرائع سے رقوم بھجوانے اور اپنے اور اپنے اہل خانہ کے کھاتے کھولنے کے بارے میں آگاہی دی گئی۔

1.5 تحقیق

شعبہ تحقیق نے مالی سال 18ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے فورکاسٹنگ اور پالیسی اینالیسس سسٹم (ایف پی اے ایس) میں مالیاتی بلاک کا اضافہ کرکے ماڈل کو وسعت دی ہے۔ توسیع شدہ ایف پی اے ایس ماڈل ستمبر 2017ء میں مکمل طور پر فعال ہو چکا تھا اور اس کی پیش گوئیوں کو دو مہینوں میں ایک بار منعقد ہونے والے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں بطور پالیسی معلومات استعمال کیا جاتا ہے۔ متحرک عمومی قیاسی توازن (ڈی ایس جی ای) اور ایف پی اے ایس ماڈلز میں دو اضافوں سے متعلق تحقیق ڈاکٹر احسن چوہدری (کارلٹن یونیورسٹی، کینیڈا) کے اشتراک سے شروع کی گئی جس کی نشاندہی ایم پی سی نے کی تھی۔ اس میں مالی شعبے کا اضافہ کیا گیا ہے جو زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے جبکہ زرعی شعبے کو الگ سے شامل کیا گیا تاکہ اس کے بقیہ معیشت کے ساتھ روابط کو سمجھا جاسکے۔

دیگر کئی مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کی تشکیل کے لیے موجودہ اور متوقع معاشی حالات کے بارے میں عوام اور کارپوریشنوں دونوں کے احساسات کی پیمائش کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس ضمن میں اعتمادِ صارف سروے (سی سی ایس) اور کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) ہر دو ماہ بعد منعقد کیا جاتا ہے۔ اعتمادِ

صارف سروے اور کاروباری اعتماد سروے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 18ء کے دوران متعدد دیگر سرویز بھی کیے جن میں بینکاری خدمات کے معیار کا سروے، بینکوں کی قرض گاری کے حالات کا سروے اور مالی شعبے کے نظمی خطرات کا سروے شامل ہیں۔

حسبِ روایت فروری 2018ء میں 22واں زاہد حسین میموریل لیکچر منعقد کیا گیا۔ یہ لیکچر پروفیسر سرپال کولیئر نے "قومی اقتصادی ترقی میں مرکزی بینک کا کردار" کے موضوع پر دیا تھا۔ سرپال کولیئر بلاوتنک اسکول آف گورنمنٹ میں معاشیات اور سرکاری پالیسی کے پروفیسر اور سینٹ انٹونی کالج آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ کے پروفیسر فیلو ہیں۔ حکومتی اہلکاروں، مالی شعبے کے ماہرین، محققین، کمرشل بینکوں کے سربراہان، سفارت کاروں، ممتاز کاروباری افراد اور تعلیمی شعبے کے نمائندوں اور میڈیا نے اس لیکچر میں شرکت کی۔

مقرر نے کہا کہ اگر کوئی ملک پائیدار معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو اس کے لیے مشترکہ بیانیے کی تخلیق اور ایسے فوائد کی اہم فریقوں میں تقسیم بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے ایس ایم ایز، کم لاگت مکانات اور زراعت سمیت اسٹیٹ بینک کی جانب سے معاشرے کے پسماندہ طبقات کو قرضوں کی فراہمی کے حوالے سے اقدامات کو سراہا۔

اسٹیٹ بینک نے پاکستان اور عالمی معیشت سیریز کے تحت دو سیمینار بھی منعقد کیے: ایک میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر جان اسٹین اور دوسرے میں پوسٹ ڈاکٹرل تحقیقی فیلو ڈاکٹر شبیر احمد مدعو تھے۔ ان دونوں کا تعلق یونیورسٹی آف کوئنزلینڈ، آسٹریلیا سے تھا۔

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 18ء میں آٹھ ورکنگ پیپرز شائع کیے جو ایم پی آر جی کے افسران نے تحریر کیے تھے۔ ان ورکنگ پیپرز میں 'پاکستان میں فورکاسٹنگ اور پالیسی اینالسس کا ماڈل: حکومتی اور بیرونی شعبوں کا کردار (ایس بی پی ورکنگ پیپر 95) اور 'پاکستان میں مہنگائی کی شدت (ایس بی پی ورکنگ پیپر 94) نے پاکستانی معیشت کے کام کرنے کے بارے میں سوجھ بوجھ بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 18ء کے دوران ایس بی پی ریسرچ بلیٹن کا تیرہواں شمارہ بھی جاری کیا گیا۔

1.6 معاشی تجزیات / مطبوعات

اسٹیٹ بینک پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اپنی سہ ماہی اور سالانہ نمائندہ جائزہ رپورٹس شائع کرتا ہے جن میں معاشی رجحانات، مسائل اور چیلنجوں کا گہرائی سے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مالی سال 18ء میں وسیع تر موضوعات کا احاطہ کیا گیا۔ ایک خصوصی سیکشن میں پاکستان کے صنعتی شعبے پر سی پیک کی سرگرمیوں کے ممکنہ اثرات کا تجزیہ اور تفصیلات دی گئی ہیں۔ اسی طرح سیمنٹ کے شعبے میں توسیع کے حالیہ تحرکات اور اس کے مستقبل کے امکانات کا تجزیہ بھی شامل کیا گیا۔ پاکستان میں خدمات کے شعبے کو برآمدی نوعیت کا بنانے کے حوالے سے پیش رفت اور پالیسی اقدامات کو اجاگر کرنے پر بحث کی گئی جس میں ڈیٹا کے تاریخی تجزیوں اور علاقائی پالیسی تقابل کو حقیقی شعبے کے تجزیے کا حصہ بنایا گیا۔

مالیاتی محاذ پر تجرباتی لحاظ سے دکھایا گیا کہ مالی لین دین پر ودہولڈنگ ٹیکس کا نتیجہ عدم وساطت کی بلند سطح کی صورت میں نکلا ہے۔ اسی طرح، بیرونی شعبے کے قرض پر روپے کی قدر میں کمی کے اثرات کو باکس جز کی شکل میں پرکھا گیا ہے۔

بیرونی شعبے میں سی پیک کے تحت مشینری کی درآمدات کا بڑھنا، بینکاری ذرائع سے ملکی ترسیلات زر کو فروغ دینے کے حالیہ اقدامات اور ملک میں توانائی کی درآمدات کے بدلتے ہوئے اجزائے ترکیبی کا احاطہ کیا گیا۔ اسی طرح، پاکستان سے مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل برآمدات کی اہمیت پر زور دینے کے حوالے سے ایک سیکشن کو بھی جائزے میں شامل کیا گیا تھا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 18ء میں وزارت خزانہ کی جانب سے شائع کیے جانے والے اقتصادی سروے پاکستان کے متعلقہ حصوں کے لیے تجزیاتی اور ڈیٹا میں معاونت فراہم کی۔

مالی سال 17ء کی سالانہ رپورٹ میں پانی کی پائیداری پر ایک تجزیاتی باب شائع کیا گیا جس کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی اور مضر ماحولیاتی تبدیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کو درپیش پانی کی قلت کے مسئلے کو اجاگر کرنا تھا۔ پانی ذخیرہ کرنے کی کم گنجائش، سرحدی تنازعات (سندھ طاس معاہدے سے متعلق)، پانی کی تقسیم کا پرانا نظام، قیمتوں کے مسائل اور زیرِ زمین پانی کے کم ہوتے ذخائر جیسے موضوعات شامل تھے۔

1.7 اعداد و شمار کے انتظام کا نظام

اسٹیٹ بینک کے وژن 2020ء کے تحت اسٹیٹ بینک کی جانب سے مرتب کردہ شماریات بڑی حد تک عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہیں۔ ادائیگیوں کے توازن کی شماریات، زری شماریات، فنڈ کھاتوں میں رقوم کی آمد و رفت اور قرضہ جاتی شماریات کو عالمی زری فنڈ، اقوام متحدہ اور عالمی بینک گروپ جیسے بین الاقوامی اداروں کے تیار کردہ کتابچوں میں دیے گئے رہنما خطوط کے مطابق مرتب کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے فراہم کی جانے والی شماریات کو اسٹیٹ بینک کے اندر اور باہر مختلف فریقوں کی جانب سے تجزیوں، تحقیق اور پالیسی کی تشکیل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران ڈیٹا مرتب کرنے اور اس کی ترسیل کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے:

- پاکستانی ادائیگیوں کے توازن کی شماریات میں ڈیٹا کی کوریج کو پانی / بجلی سے متعلق شعبوں میں منظور شدہ آف شور بیرونی کرنسی کھاتوں کا لین دین شامل کرکے مزید بہتر بنایا گیا۔
- مالی کارپوریشنوں کے سروے اور دیگر مالی کارپوریشنوں کے سروے کے معیار میں بہتری کے لیے آئی ایم ایف کے تکنیکی امدادی مشن کی سفارشات کا نفاذ۔ مالی کارپوریشنوں کا سروے ستمبر 2018ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوجائے گا۔
- ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری اداروں کی امانتوں، قرضوں، سرمایہ کاریوں اور بلوں کے برانچ وار اعداد و شمار کی ''پاکستان میں جدولی بینکوں کی شماریات'' سے متعلق ششماہی مطبوعہ میں بینکاری شماریات کی کوریج میں اضافہ کیا گیا۔
- براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مرتب کرنے کے لیے عالمی معیاری صنعتی درجہ بندی (آئی ایس آئی سی) نظر ثانی نمبر 4 کو اختیار کیا گیا۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا ڈیٹا جولائی 2018ء سے آئی ایس آئی سی (نظر ثانی 4) براڈ اسٹرکچر اور اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دیا جائے گا۔ استعمال کنندگان کو سہولت دینے کے لیے اس کی ماہانہ آرکائیو بھی جولائی 2015ء سے دستیاب ہوگی۔
- ''بنیادی کنٹرولنگ پیرنٹ (یو سی پی) بنیادوں پر منافع / منافع منقسمہ کی بلحاظ ملک واپسی'' پر نئی ڈیٹا سیریز متعارف کرانا۔ یہ ڈیٹا جولائی 2018ء سے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہوگا۔ استعمال کرنے والوں کو سہولت دینے کے لیے اس کی ماہانہ آرکائیو جولائی 2011ء سے یو سی پی ملکی بنیادوں پر دستیاب ہوگی جبکہ جولائی 2007ء تا جون 2011ء کی آرکائیو فوری ملکی بنیادوں پر ہوگی۔
- اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی میں ماڈیولز کی خودکاری میں اشتراک کے اقدامات میں بینکاری کلسٹر کی سینئر منیجمنٹ کے لیے نگرانی ڈیش بورڈ، ایس بی پی بی ایس سی کے لیے ڈیٹا کی تحویل اور قرضہ ضمانت اسکیموں کی پروسیسنگ کے ماڈیولز اور غیر مالی فہرستی کمپنیوں کے سہ ماہی مالی گوشواروں کا تجزیہ شامل ہیں۔
- مبادلہ کمپنیوں، بیمہ کمپنیوں اور پنشن فنڈز کے زری اور مالی گوشواروں کے لیے ڈیٹا کی تحویل اور پروسیسنگ ماڈیول تیار کرنا۔

- ایف ای سرکلر 03 برائے 2007ء کے تحت ستمبر 2017ء سے بجلی / توانائی کے شعبوں اور بینکوں کی قرض گیری کے خصوصی اجازت کے حامل بیرونی کرنسی کھاتوں سمیت "بینک کی بیرونی کرنسی امانتیں اور بیرون ملک سے قرض گیری" کے نئے اعدادوشمار کے جدول کو مرتب کرنا اور ترسیل۔
- ڈی اے پی کے ذریعے ہفتہ وار بنیادوں پر مبادلہ کمپنیوں (زمرہ الف اور زمرہ ب) سے زرمبادلہ کے لین دین کے اعدادوشمار کی تحویل کی مدد سے بیرونی شعبے کی شماریات کے دائرہ کار میں اضافہ کرنا۔
- شعبے نے سی پیک کے تحت کام کرنے والی بجلی کی کمپنیوں کے سہ ماہی سروے کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد اسٹیٹ بینک کی اجازت کے مطابق ایسی کمپنیوں کی جانب سے کیے گئے ان کے آف شور کھاتوں کے لین دین پر ڈیٹا جمع کرنا ہے۔